91878 ـ خاوند كو ناپسند كرتى ہے خاوند طلاق دينے سے انكار كرتا ہے لہذا بيوى اسے اس كا حق نہيں ديتى

سوال

ميں ايك دیندار بيوى ہوں ليكن بہت سارے اسباب كى بنا پر اپنے خاوند كو ناپسند كرتى ہوں، اور خاوند كو بھى اس كا علم ہے، ليكن وہ مجھے طلاق نہيں ديتا، ميں بعض اكثر اوقات خاوند كو ازدواجى تعلقات بھى قائم نہيں كرنے ديتى برائے مہربانى يہ بتائيں كہ اس ميں كيا حكم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بغير كسى سبب كے عورت كے ليے خاوند سے طلاق طلب كرنى جائز نہيں، اور اگر كوئى سبب ہو يعنى بيوى كے حق كى ادائيگى ميں كوتاہى كرتا ہو، يا پھر بيوى پر ظلم كرے تو پھر طلاق طلب كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

ابو داود ترمذى اور ابن ماجہ نے ثوبان رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس عورت نے بھى بغير كسى سبب كے طلاق طلب كى تو اس پر جنت كى خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2226) سنن ترمذى حديث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2055) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور اگر آدمى بيوى كے حق ميں نہ تو كوتاہى كرتا ہو اور نہ ہى اس پر كوئى ظلم و ستم، ليكن بيوى اسے اتنا شديد ناپسند كرتى ہو كہ وہ اس كے ساتھ زندگى نہ بسر كر سكتى ہو اور اس كے حقوق نہ ادا كرتى ہو تو ان دونوں كو اصلاح كى كوشش كرنى چاہيے.

اور اگر اصلاح كى كوششيں كامياب نہ ہوں اور ان دونوں كا ايك دوسرے كے ساتھ زندگى بسر كرنا ممكن نہ ہو تو پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے اس كا حل ركھا ہے كہ بيوى اپنے خاوند سے خلع حاصل كر لے، اس طرح وہ خلع حاصل

کرنے کے لیے خاوند کی جانب سے ادا کردا سارا مہر واپس کرے، اور اس وقت آدمی کو اپنا مہر قبول کر کے عورت سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا جائیگا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو اخلاق میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اور نہ ہی اس کے دین میں، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو ؟

تو وہ عرض کرنے لگی: جی ہاں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ قبول کر لو اور اسے ایك طلاق دے دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5273).

اور سنن ابن ماجہ میں یہ الفاظ ہیں:

" میں بغض کی بنا پر اس کی طاقت نہیں رکھتی "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2056) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ اس عورت کو علیحدگی پر ابھارنے والی چیز بغض و ناپسندیدگی تھی.

اور اس کا یہ قول کہ:

" میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں "

اس سے مراد خاوند کی نافرمانی ہے، یعنی وہ خاوند کے حقوق کی ادائیگی نہیں کر سکتی، بلکہ اس میں کوتاہی کی مرتکب ہوتی ہے واجب کردہ حقوق ادا نہیں کر سکتی کہ وہ خاوند کی اطاعت کرے اور حسن معاشرت سے پیش آئے.

دوم:

ہم آپ کے لیے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ: اگر طلاق لینے کا کوئی ظاہر اور واضح سبب نہیں ہے، یہ کہ خاوند

کے ساتھ ہم بستری سے رک جانا یہ بہت بڑی برائی ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو خاوند ناراضگی کی حالت میں رات بسر کرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1736).

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنے خاندان یا پھر خاوند کے خاندان کے اہل اصلاح افراد سے معاونت حاصل کریں جو اسے سمجھائیں کہ وہ اچھے طریقہ سے آپ کو چھوڑ دیں.

سوم:

خاوند کو ہماری نصیحت ہے کہ وہ ایسی صورت میں بیوی کو اپنے پاس مت رکھے جبکہ بیوی اس کے ساتھ رہنے سے ضرر اور نقصان میں ہو، اور اگر وہ اسے اپنے پا سرکھنے کی رغبت رکھتا ہو اور طلاق دینے سے انکار کرے، تو خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئے اور نفرت و بغض کے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرے.

اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے یا تو طلاق دینی چاہیے، یا پھر خلع کر لے، اور بیوی کو گناہ کا مرتکب نہ ہونے دے کیونکہ اس حالت میں وہ نافرمان ہوگی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك عورت اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہے، وہ اس میں نہ تو کوئی اخلاقی عیب لگاتی ہے، اور نہ ہی دینی، اور اس نے اپنا سارا مہر بھی واپس کر دیا ہے تو کیا اس خاوند کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے، چاہے وہ اسے رکھنا چاہتا ہو اور بیوی اسے ناپسند کرتی ہو ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جب بیوی اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہو، اور اسے خدشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدود کی پابندی نہیں کر سکےگی تو پھر اس وقت خلع لینا مشروع ہے، وہ اسطرح کہ جتنا مہر خاوند نے دیا تھا وہ واپس کر دے، اور پھر اسے اپنے سے جدا کر دے؛ کیونکہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی کی حدیث کی بنا پر...

اور جب خاوند اور بیوی میں نزاع اور جھگڑا ہو جائے تو پھر اسے شرعی حاکم کے سامنے پیش کر کے حل کرائے تا

کہ وہ ان کا فیصلہ کرے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 411).

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی سب مسلمانوں کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .